محفوظ نمبر 1 جماعت:- چھٹی

حمد

حمد نظم یا اشعار کا وہ مجموعہ ہے جس میں خدائے وحدہ لاشریک کی تعریف و توصیف کی جائے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے شروع زمانہ میں مثنویوں کا آغاز حمد سے ہوتا تھا۔ مگر بعد میں حمد مستقل صنف کی حیثیت اختیار کر گئی۔ چنانچہ اردو شاعری میں حمدیہ نظموں کا اچھا خاصا ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ مولوی اسماعیل میرٹھی کی حمدیہ نظم کا ایک شعر بطور مثال ملاحظہ کیجئے:۔

تعریف اس خدا کی جس نے جہان بنایا
جیسی زمیں بنائی کیسا آسمان بنایا۔

نظم کی تشریح ملاحظہ کیجئے:۔

1. تمام تعریفیں اس خداوند قدوس کے لیے ہیں جس نے اس دنیا کو وجود عطا کیا اور ایسی عمدہ زمین بنائی اور ایسا خوبصورت آسمان پیدا کیا۔

2. جس نے ہمیں چلنے کے لیے زمین کا فرش دیا۔
اور ہمارے لیے بطور سایہ گہرے رنگ کا شامیانہ یعنی آسمان بنایا

3. زمین سے رنگ برنگ کے خوبصورت بیل بوٹے اگائے جبکہ
زمین کو سرسبز کیا یعنی گھاس عطا کیا

4. خوش نما اور خوشبو دار پھول کھلائے
اور اس طرح اس خاک کے تودے کو ہرا بھرا گلستان بنایا۔

۵، درختوں پر قسم قسم کے مزے دار اور رس دار میوے لگائے
جو ذائقہ کے اعتبار شیریں اور میٹھے ہوتے ہیں۔

۶، اے اللہ! تو نے سورج پیدا کر کے پوری دنیا کو منوّر و مجلیٰ
کر دیا۔ جبکہ ہمارے رہنے کے لیے خوبصورت دنیا بنائی۔

۷، تو نے اپنی قدرت سے قسم قسم کی چڑیاں جو ہر چار طرف چہچہاتی ہوئی ہیں
تیری طاقت نے ان کو تسبیح خواں یعنی پاک بیان کرنے والا بنایا۔

۸، تو نے بہتے پانی میں مچھلی پیدا کی اور مچھلی کے تیرنے کے لیے بہتا پانی بنایا

۹، دنیا کی ہر شے سے تیری قدرت کاملہ و کاریگری کا پتہ چلتا ہے
یقیناً یہ کارخانہ "دنیا" تو نے بیکار اور عبث نہیں بنایا۔

سوالات مع جوابات۔

س ۱/۴ = شاعر نے میووں کے بارے میں ان کی کیا صفتیں بیان کی ہیں؟

ج ۱/۴ = شاعر نے میووں کے بارے میں ان کی یہ صفتیں بیان کی ہیں کہ
وہ مزے دار اور رسدار ہوتے ہیں۔

س ۱/۱ = اللہ نے زمین سے کون کونسی چیزیں پیدا کی ہیں؟

ج ۱/۱ = اللہ نے زمین سے بیل بوٹے، سرسبز گھاس، خوش رنگ اور
خوشبو دار پھول، مزے دار اور رس دار میوے جیسی نادر چیزیں
پیدا کی ہیں۔

س ۲/۱ = آسمان اور زمین جانداروں کی زندگی کو کیا سہارا دیتے ہیں؟

ج ۲/۱ = آسمان اور زمین جانداروں کی زندگی کو یہ سہارا دیتے ہیں کہ آسمان
سے انھیں روشنی اور گرمی حاصل ہوتی ہے جبکہ زمین انھیں رہنے کے لیے
مکانات اور رہائش کا یہیں فراہم کرتی ہے۔

محمد نعمان

سوال '1' جدید کمپیوٹر کی تاریخ کب شروع ہوئی اور اس کمپیوٹر کی خاصیت کیا تھی؟

جواب جدید کمپیوٹر کی تاریخ 1937ء میں ہارورڈ یونیورسٹی میں شروع ہوئی۔ اس کمپیوٹر کی خاصیت یہ تھی کہ اس میں بڑے بڑے اعداد و شمار کو اٹھایا جا سکتا تھا۔

سوال (2) آٹومیٹک کمپیوٹر کس نے اور کب تیار کیا؟ اسکی خصوصیت کیا تھی۔

جواب آٹومیٹک کمپیوٹر چارلس نامی ایک شخص نے 1822ء میں تیار کیا۔ اس کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ حساب کے پہاڑے اور جیومٹری کے سوالات اپنے آپ حل کر سکتی تھی۔

کمپیوٹر کی اہمیت

کمپیوٹر ایک الیکٹرانک آلہ ہے۔ "جس کا کام ڈیٹا کو حاصل کرنا"

(1) "اس پر عمل کرنا" "اس کا تجزیہ کرنا"، اور ہماری دی ہوئی
ہدایات کے مطابق عمل کرنا ہے۔ کمپیوٹر جدید دور کا
ایک مفید ترین اور ہمہ گیر اہمیت
کمپیوٹر نے بین الاقوامی، تجارت، صنعتی پیداوار،
پھر یلو زندگی، مقامی تحقیق و تجسس۔ صحت سے متعلق
احتیاط اور سائنسی تحقیق پر گہرے نقوش مرتب کیے
ہیں۔ آج کل کے کمپیوٹر میں ای۔ میل کی سہولت بھی
حاصل ہے کمپیوٹر کے ذریعے ہم دنیا کے کسی بھی
حصے سے تازہ ترین معلومات حاصل کر سکتے ہیں

جنگلات ۔ زندگی کی اہم ترین ضرورت ۔

س جنگلی جانوروں کے لیے جنگلات کیوں فائدہ مند ہیں ؟

ج جنگلی جانوروں کے لیے جنگلات اس لیے فائدہ مند ہیں کہ یہ ان کی رہائش کے لیے محفوظ جگہیں ہیں اور یہی وہ مقامات ہیں جہاں وہ زیادہ گرمی سردی ہم جنس اور مخالف جنس دونوں ہی قسموں کے دیگر خطرناک جانوروں سے وہ بہت حد تک ماموں رہتے ہیں جبکہ کھانے اور پینے کے حوالہ سے وہ بالکل آزاد ہیں

س یونانی طریقہ علاج کیا ہے اور یونانی دوائیں ہمیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں ؟

ج یونانی طریقہ علاج در اصل عکسی اثر سے مکمل محفوظ، نہایت نفع بخش اور ایک معتبر علاج ہے ۔ یونانی دوائیں ہمیں جنگلوں میں چھوٹے چھوٹے پودوں کے بیج پائی جانے والی جڑی بوٹیوں سے حاصل ہوتی ہیں ۔

جنگلی جانوروں کی طرز زندگی

جنگلی زندگی ہر طرح کی قانونی بندشوں سے آزاد ہوتی ہے جنگل میں مختلف قسم کے جانور اپنی مرضی کے مطابق رہائش اختیار کرتے ہیں ان جانوروں میں کچھ درندے یعنی چیر پھاڑ کر کھانے والے جانور ہوتے ہیں جیسے چیتا، شیر، جنگلی کتا وغیرہ اور کچھ چرند یعنی چرنے والے جانور ہوتے ہیں جیسے ہاتھی، ہرن، زرافہ، نیل گائے، زیبرا وغیرہ

درندے اپنی طاقت و قوت کا غلط استعمال کرتے ہوئے اپنی خوراک کی فراہمی کیلئے چرندوں کا با آسانی شکار کرتے ہیں جبکہ بعض جانور اپنی خوراک مہیا کرنے کے لئے راستے وقت اپنے سے کمزور یا اپنے من پسند جانوروں کا شکار کرتے ہیں

غرض یہ کہ جنگل کا راج یا جنگلی طرز زندگی ہر طرح کی زندگی کا نام ہے۔ جہاں کمزور جانور ہمیشہ طاقت ور جانوروں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔

(7)

کشمیر کے میوے

کشمیر میں موسم کے لحاظ سے مختلف قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں مثلاً سیب، ناشپاتی، انار، آڑو، خوبانی انگور وغیرہ۔
ان میووں میں آخروٹ اور بادام کو خاص شہرت حاصل ہے۔ کشمیر میں میووں کے بڑے بڑے باغ ہیں۔ یہاں ان میووں کی پیداوار بڑے پیمانے پر ہوتی ہے۔ کشمیر اپنے میوہ جات دنیا بھر کے ملکوں کو برآمد کرتا ہے جن سے ریاست کو کروڑوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے
یہ میوے زیادہ مزے دار اور صحت کے لیے بہت مفید ہوتے ہیں
اس لیے انھیں بدیسی ملکوں کے لوگوں کی سب سے بڑی پسند سمجھا جاتا ہے
بہر کیف ان میووں کی خرید و فروخت سے نہ صرف یہ کہ یہاں کے لوگوں کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے۔ بلکہ بنا بریں کشمیر میووں کی صنعت میں سرفہرست ہے۔

(۸)

جہانگیر کی عدل پسندی

سلطنت مغلیہ کا چوتھا بادشاہ "جہانگیر" اپنی عدل پسندی کی وجہ سے نہایت مشہور رہا وہ اپنی رعایا کے لئے شاہی دربار کے دروازے ہر وقت کھلا رکھتے تھے [redacted] ان کے دور بادشاہت میں ہر فرد بشر کو مکمل انصاف اور عدل کا پورا پورا حق حاصل تھا۔

انھوں نے اپنی جان سے عزیز بیوی نور جہاں کو ایک عام شخص کے ناحق قتل کے جرم میں کچھ عرصے کے لئے قید کر کے اور پھر وزراء امراء سے کھچا کھچ بھری عدالت میں ان کے خلاف پھانسی کی سزا سنا کر یہ ثابت کر دیا کہ بادشاہ در حقیقت ظل اللہ یعنی اللہ کا سایہ ہوتا ہے ان کے نزدیک سب سے بڑی چیز عدل و انصاف اور رعایا کے حوالے سے مساوات و برابری ہے جبکہ بادشاہت غیر جانب دارانہ ذمہ داری کا احساس اور اس کی منصفانہ انجام دہی کا دوسرا نام ہے

(9)

حکیم اجمل خان

حکیم اجمل خان ۱۸۶۲ء کو دلّی میں پیدا ہوئے۔ آپ بچپن سے ہی بڑے ذہین تھے۔ عربی، فارسی، اور اردو زبانوں پر آپ کو بڑی مہارت حاصل تھی۔ حکیم اجمل خان ایک مشہور حکیم تھے۔ حکمت کے میدان میں پورے ملک میں ان کا کوئی ہم سر نہیں تھا۔ حکیم اجمل خان غریبوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ غریبوں کا نہ صرف مفت علاج کرتے تھے۔ بلکہ دوائی کے علاوہ روپے پیسوں سے بھی ان کی مدد کرتے تھے۔ حکمت کے علاوہ اجمل خان کا شمار دنیا کے کامیاب سیاستدانوں میں ہوتا ہے حکیم اجمل کو اپنے وطن سے بے حد لگاؤ تھا۔ حبِ وطن کا جذبہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ ملک کی تحریک آزادی کے بنیادی رہنماؤں میں بھی شمار ہوتے تھے۔ ہندوستانی عوام نے آپ کو مسیحِ ملک کا خطاب دیا۔ ۱۹۲۱ء میں آپ کو کانگریس کا صدر مقرر کیا گیا۔ ملک کی ترقی و بہبودی کی ہر ایک تحریک سے آپ وابستہ رہتے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں آپ کا انتقال حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے ہوا۔

—

پرانا طرزِ تحریر

دورِ جدید میں ہم لکھنے کے لئے ٹائپ رائٹر کے دور سے گذر کر کمپیوٹر کے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ کچھ بھی لکھنا ہو اور کسی بھی زبان میں لکھنا ہو کمپیوٹر سے لکھا جاتا ہے۔ لیکن ایک زمانہ وہ بھی تھا جب لکھنے کے لئے کاغذ کے ساتھ ساتھ قلم اور روشنائی کی ضرورت پڑتی تھی۔ کچھ لکھنے کے لئے کافی مہارت کی ضرورت پڑتی تھی۔ ہمیشہ خوبصورت خط میں لکھنے والوں کی قدر رہتی تھی۔ بہتر لکھنے کا سارا دارمدار خط کی صفائی اور تحریر کے درست ہونے پر ہوتا تھا۔ قلم اور ہاتھ سے لکھنے میں کافی وقت درکار ہوتا تھا۔ معمولی کتابچہ لکھنے میں مہینوں لگ جاتے تھے۔ کوئی کتاب یا رسالہ لکھنے میں تو سالوں لگ جاتے تھے۔ اور فن خطاطی کے لئے کافی محنت اور مشق کی ضرورت پڑتی تھی

—o—.

الہٰی بخش سرینگر

۲۱ دسمبر ۲۰۱۶ء

(16)

محترم والد صاحب

السلام علیکم۔

میں بعافیت ہوں اور امید ہے کہ آپ بھی شگفتہ مزاج ہوں گے۔ کل پانچویں جماعت کے امتحان کا نتیجہ نکلا ہے۔ میں نے اپنی جماعت میں سب سے اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔ چھٹی جماعت میں جانے سے قبل اسکول کی جانب سے نئی وردی ضروری قرار دی گئی ہے۔ جبکہ مذکورہ جماعت کی تمام کتابوں کو خریدنا بھی لازمی ہے۔ اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ آپ مطلوبہ روپے بذریعہ منی آڈر جلد از جلد بھیج دیں۔

باقی والسلام

آپ کا بیٹا

— — —